السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تحصیل چیچہ وطنی سے ایک صاحب دریافت کرتے ہیں کہ قیامت کے دن انسان کو باپ کی طرف سے منسوب کرکے آواز دی جائے گی ماں کی طرف منسوب کرکے پکارا جائے گا؟ واضح رہے کہ باپ کی طرف منسوب کرکے پکارے جانے کی روایت صحیح نہیں ہے جیسا کہ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے اس وضاحت کی ہے اس کے متعلق ہماری راہنمائی کریں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سوال میں ذکر کردہ روایت حسب ذیل ہے: "قیامت کے دن تمہیں تمہارے باپ کے نام سے پکارا جائے گا لہذا اچھے ناموں کا انتخاب کیا کرو۔ (دارمی: کتاب الاستیذان: ابوداؤد: کتاب الادب: مسند امام احمد رحمۃ اللہ علیہ: ص 194/5)

اس روایت کا دارومدار ایک راوی عبداللہ بن ابی زکریا رضی اللہ تعالیٰ عنہ الخزاعی پر ہے جس کے متعلق امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات نہیں کی حافظہ منذری اس کے متعلق مزید وجاحت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن ابی زکریا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت ابویحییٰ ہے خود ثقہ اور عابد ہیں لیکن حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کا سماع ثابت نہیں ہے اس بنا پر یہ حدیث منقطع ہے (مختصر ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ)

اگرچہ علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ اس کے متعلق لکھتے ہیں کہ ابوداؤد نے اس روایت کو جید سند سے بیان کیا ہے اور مشہور ہے کہ عبداللہ بن زکریا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس حدیث کو سنا ہے (شرح مہذب) لیکن صحیح بات یہی ہے کہ یہ حدیث سند کے لحاظ سے کمزور ہے جیسا کہ خود امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالہ سے لکھا ہے لہذا اس طرح کی روایت کو بطور دلیل نہیں پیش کیا جا سکتا ہے البتہ امام المحدثین حضرت بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس مسئلہ کو ایک اور انداز سے ثابت فرمایا ہے چنانچہ انہوں نے ایک باب بایں الفاظ قائم کیا ہے کہ لوگوں کو ان کے باپ کے نام سے پکارا جائے گا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کے مفہوم کو عنوان کے طور پر ذکر کیا ہے کیوں کہ وہ حدیث ان کی شرائط کے مطابق نہ تھی پھر بطور دلیل ایک اور حدیث کو پیش کیا ہے کہ قیامت کے دن غداری کرنے والے پر ایک جھنڈا لہرایا جائے گا اور اعلان کیا جائے گا یہ فلاں بن فلاں کی غداری کی وجہ سے ہے۔ (صحیح بخاری کتاب الادب)

اس حدیث میں غداری اور بے وفائی کی مذمت بیان کی گئی ہے اور اس بات کی بھی نشاندہی کی گئی ہے کہ قیامت کے دن انسان کو اس کے باپ کی طرف منسوب کرکے آواز دی جائے گی۔ (فتح الباری: 10/69)

ابن بطال اس کی شرح بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اس حدیث سے ان لوگوں کی تردید ہوتی ہے جن کا موقف ہے کہ قیامت کے دن ستر پوشی کے طور پر انسانوں کو ان کی ماؤں کی طرف منسوب کرکے پکارا جائے گا اس قول مردود کی تائید ایک حدیث سے بھی ہوتی ہے جسے امام طبرانی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ قیامت کے دن لوگوں کو ان کی ماؤں کے نام سے پکارا جائے گا تاکہ ناجائز اولاد کے باپوں پر ستر پوشی ہوسکے یہ حدیث عقل اور نقل کے لحاظ سے ناقابل اعتبار ہے کیوں کہ زانی کو عقلی شرعی اور قانونی طور پر کسی وقت بھی تسلیم نہیں کیا گیا ہے اگر عورت شادی شدہ ہے تو خاوند کے گھر جو اولاد پیدا ہوگی اس کی نسبت خاوند کی طرف کی جائے گی خواہ وہ اس کے نطفہ سے نہ ہو حدیث میں ہے۔ الولد للفراش وللعاہر الحجر (صحیح بخاری)

زانی کے حصہ میں تو پتھر ہیں البتہ بچے کی نسبت خاوند کی طرف ہوگی۔ اگر خاوند اس کا انکار کردے تو لعان ہونے کی صورت میں ماں کی طرف منسوب کیا جائے گا اس زانی کی طرف نسبت نہیں ہوگی ویسے یہ حدیث فنی لحاظ سے صحیح نہیں حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ اس کے متعلق کہتے ہیں سندہ ضعیف جدًا" (فتح الباری: 10/79)

اس کی سند انتہائی کمزور ہے اس موضوع پر حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے بھی تفصیل سے لکھا ہے۔ (تہذیب السنن: 250/7)

ان قرائن اور شواہد کے پیش نظر ہمارا موقف یہ ہے کہ قیامت کے دن انسان کو اس کے باپ کے نام سے پکارا جائے گا اور صرف مندرجہ ذیل کی نسبت ماں کی طرف ہوگی۔

(1) حضرت عیسیٰ علیہ السلام

(2) لعان شدہ بیوی خاوند کا متنازعہ بچہ بھی ماں کی طرف نسبت کرکے پکارا جائے گا۔

(3) غیر شادی شدہ ماں کی اولاد بھی زانیہ کی طرف منسوب ہوگی

جب زانی انسان کو کوئی شرعی اور قانونی حیثیت نہیں ہے تو قیامت کے دن ان کی پردہ پوشی کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:477